بسم اللہ الرحمن لرحیم

پاکستان کے مظلوم شہریوں کا ناحق خون کا کون ذمہ دار؟

وکذالک نولی بعض اظالمین بعضا بما کانوا یکسبون (انعام۱۲۹)

ترجمہ اسی طرح مسلط کیا کرتے ہیں بعض ظالموں کو بعض پر بسب ان بدعملیوں کے جو وہ کرتے تھےاور بسب اس کے جو وہ کماتے تھے۔

قرآن کریم کی اس آیت میں اللہ تعالی نے اپنا ایک طریقہ بتایا جو قیامت تک چلتا رہے گا کہ ہم ظالموں کو ظالموں سے مرواتے ہیں اس لیئے کہ یہ نافرمان ہیں۔لوگوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے،ان کے ظلم کی وجہ سے میں ظالموں کو ظالموں سے پٹواتا رہوں گا شاید ہم لوگ،لوگوں کی حق تلفی کرنے،ان پر ظلم کرنے اور زیادتی کرنے کو عقلمندی یا ہوشیاری سمجھتے ہیں،اگر لوگ ایک نکتہ کو سمجھ جائیں تو ظلم وستم کا دروازہ بند ہو جائے وہ نکتہ یہ ہے کہ اگر میں اس مظلوم کی جگہ ہوتا اور وہ میری جگہ ہوتا تو میں اپنے لئے کیا پسند کرتا؟صرف اتنی بات سوچ لی جائے کہ ہم مظلوم پر ظلم تو کرتے ہیں،کبھی یہ سوچیں کہ اگر اس کے پاس طاقت ہوتی اور تم بے طاقت ہوتے اور وہ تم پر ظلم کرنا چاہتا تو تمہارا رد عمل کیا ہوتا ؟(ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واسلم نے فرمایا)ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے فرمایا مسلمان اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا، اگر ہمارے سامنے کسی آدمی پر ظلم ہوتا ہے اور ہم اس کی مدد نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماراا سلام کا رشتہ کمزور ہے،

(ایک اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واسلم نے فرمایا) مظلوم کی بدعاء سے بچو!اس لئے کہ مظلوم اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ کسی حق دار کا حق نہیں روکتے۔مظلوم کی دعاء سیدھی عرش پر جاتی اور جب مظلوم بدعا کرتا ہے تو اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ میں تیری ضرور مدد کروں گا۔ظالم کو ظلم کا بدلہ ضرور ملتا ہے،(ایک حدیث میں نبی اکرم صلی للہ علیہ واسلم نے ارشاد فرمایا)اللہ تعالی ظالم کو ڈھیل دیتے ہیں،یہاں تک کہ جب اس کو پکڑتے ہیں تو پھر اس کو چھوڑتے نہیں ہیں دیکھنے والوں کو اس پر ترس آتا ہے،لیکن اللہ تعالی کی گرفت سے بچ نہیں سکتے مسلمان وہ ہے کہ مسلمان اس کی زبان سے اور اس کے ہاتھ سے محفوظ رہیں،یعنی مسلمان کی تعریف اس شخص پر صادق آتی ہے جو سلامتی کا علمبردار ہو،شر وفساد مسلمان کی شان نہیں ہے اور یہ بات خوب یاد رکھنی چاہیئے کہ ظلم کرنا کسی پر جائز نہیں ہے خوہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم

،ہمارا دین ظلم وستم کا مخالف ہے،اسی طرح اب پاکستان کے حالات آپ کے سامنے ہیں دنیا بھر میں رہنے والے پاکستانیوں کا دل 12 مئی کے پر تشدد واقعات اخبارات اور میڈیا پر دیکھ کر بہت ہی افسردہ اور غمزدہ ہے کہنے کو تو کچھ نہیں لیکن آنسوؤں کے سمندر ہیں بڑی ہی بے دردی اور بہادری کے ساتھ کراچی اور پشاور کے معصوم شہریوں کا ناحق خون بہایا گیا،شہریوں کے جان ومال،ان کی عزت وآبرو کی حفاظت کرنا حکومت کا فرض ہے،اور جو حکومت شہریوں کی جان ومال کی حفاظت نہیں کرسکتی اس کو اخلاقی اور شرعی طور پر حکومت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔کراچی میں تقریبا پچیس ہزار کے قریب پولیس اہلکار جو صوبائی حکومت کے زیر نگرانی ہیں اور دس ہزار سے زیادہ رینجرز بھی شہر میں موجود تھے جو وفاقی حکومت کے ملازم ہیں اور گورنر کے حکم پر کام کرتے ہیں ان حالات میں قانون نافذ کرنے والے

اداروں کی حساس مقامات سے غیر حاضری یا جیسے میڈیا پر دیکھایا گیا کہ بلوائی کھلے عام گھوم رہے ہیں اور اہلکاران کے قریب ہی منہ پھیرے کھڑے ہیں ایسا لگتا تھا کہ جسے دہشت گردوں کو کھلی چھٹی دیے دی گئی ہو 50 کے قریب افراد شہید اور 150 زخمی ہوئے یہ سب دیکھ کر لوگ سوچنے پر مجبور ہو گئے کیا واقعی کراچی پاکستان ہی کا حصہ ہے؟ کراچی کی عوام کے ساتھ جو ظلم ہوا اس کو پوری دنیاں نے دیکھا قیمتی جانوں کے ساتھ ساتھ غریب عوام کے املاک کو بھی نقصان پہچایا گیا جو کہ انتہائی قابل مذمت ہے، ایک سال پہلے 12 ربیع الاول کے موقع پر 50 افراد شہید ہوئے اور اب پھر وہی حالات، ان حالات کا کون ذمہ دار ہے؟ ہر تنظیم دوسری تنظیم پر الزام عائد کر رہی ہے لیکن سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ظالم کون؟ اور مظلوم کون؟ ابھی کچھ پتہ نہیں چلتا، غبار اتنا اڑا دیا گیا ہے کہ کسی کا چہرہ پہچانا ہی نہیں جا تا؟ کسی کو کچھ نہیں پتہ، یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ واسلم کی پیشن گوئی پوری ہوتی ہوئی نظر آ رہی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ واسلم نے فرمایا تمھارے بعد ایسا دور ہو گا جس میں علم اٹھا لیا جائے گا اور فتنہ وفساد عام ہو گا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ فتنہ وفساد سے کیا مراد؟ فرمایا قتل، ایک اور روایت میں فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہو گی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسا دور نہ آ جائے جس میں نہ قاتل کو یہ بحث ہو گی کہ اس نے کیوں قتل کیا نہ مقتول کو یہ خبر ہو گی کہ وہ کس جرم میں قتل کیا گیا، عرض کیا گیا ایسا کیوں ہو گا؟ فرمایا فساد عام ہو گا، قاتل و مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے، ؟ ایک دوسرے کو مارنا اور جذبات کو اشتعال دلانا بڑا آسان ہے، لیکن لگی ہوئی آگ کو بجھانا بڑا مشکل ہے، خدا کے لیئے اس عذاب کو اور اس آگ کو بجھانے کی کوشش کریں۔ ہر ایک کو دعویٰ ہے کہ وہ اپنے حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں، نتیجہ یہ ہو گا کہ کسی کو بھی کچھ نہیں ملے گا، پاکستان کو ایک بار پھر لسانی بنیاد پر تقسیم کرنے کی کوشش ہو رہی، اور عجیب بات یہ ہے بعض سیاست دان وطن پاک سے باہر رہ کر ملک چلانے کی بات کر رہے ہیں اور اپنی سیاست چمکانے کے لئے نفرتوں اور ظلم کے بیج بو رہے ہیں، معصوم شہریوں کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں۔ اور اب پاکستانی عوام کو صرف اور صرف امن چاہیئے اب یہ سلگتی ہوئی آگ کو ہمیں خود ہی ختم کرنا ہو گی، کاش! کہ پاکستان والے حضرت یونس علیہ السلام کی قوم جیسی دانش مندی کا مظاہرہ کرے اور اپنے گناہوں سے تائب ہو جائیں، آج بھی حالات بدل سکتے ہیں جس نے جس پر کوئی ظلم وزیادتی کی وہ معافی مانگیں اللہ تعالی ہمارے حال پر رحم فرمائیں آمین

سہیل باوا

مقیم برطانیہ